

گھر کے گناہ اور غم  
 نمبر 3473  
 ایک وعظ  
 منشور ہوا جمعرات، 26 اگست، 1915 کو  
 مسیحی مبلغ سی۔ ایچ۔ اسپر جن کی طرف سے  
 میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل میں پیش کیا گیا  
 جمعرات کی شام، 13 اکتوبر، 1870  
 "اور اُس نے کہا، تیرا بھائی چالاکی سے آیا اور تیرا برکت چھین لی۔"  
 پیدائش 35:27 —

کچھ گھر ایسے ہوتے ہیں جہاں سب نجات یافتہ ہوں — کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں! — جہاں ہر بیٹا اور ہر بیٹی، باپ اور ماں سب ایمان لائے ہوں — ایک گھر میں کلیسیا، ایسی کلیسیا جس کا پورا گھر ہی جز ہو۔ یہ ایک ان کہی نعمت ہے کہ جو لوگ اسے پاتے ہیں، انہیں دن رات خدا کی حمد و ثنا کرنی چاہیے۔

مگر بہت سے دیگر گھر ایسے بھی ہیں جنہیں اس نعمت کا کچھ حصہ ملا ہے، مگر نعمت مکمل نہیں ہے۔ جیسے نوح کی کشتی میں اُس کا گھرانہ — سام، یافتہ، اور شاید باقی میں سے کچھ، اُن کی بیویاں، سب مومن اور نجات یافتہ، مگر ہم لعنتی اور بدکار۔ اور یہاں یعقوب کے گھر کی بات ہے، جو بہت بڑا نہیں تھا — صرف دو لڑکے — اور باپ، ماں، اور ایک بیٹا نجات یافتہ تھے، مگر ایک بھی ایسا تھا جو غیر مومن، جسمانی، دنیاوی خیال رکھنے والا تھا۔

اور اس صورت میں یہ بیٹا، عیسو، ایک جری، مردانہ، صاف گو لڑکے کی مانند تھا جو اپنی بے دینی چھپاتا نہ تھا اور کوئی بہانہ نہیں کرتا تھا۔ وہ پیدائشی حق کو حقیر سمجھتا تھا۔ وہ عظیم برکت جو خدا نے ابراہیم کی نسل کو دی تھی، وہ اسے ایک بے معنی چیز سمجھتا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی دال کھا چکا تھا اور خوش تھا۔ وہ مطمئن تھا، کیونکہ وہ اپنے عمدہ لباس پہن کر اپنے زمانے کے مردوں کی طرح خوش تھا — وہ بالکل مطمئن تھا۔

اسے روحانی باتوں کی کوئی پرواہ نہ تھی — وہ انہیں نہیں چاہتا تھا۔ اور ایک موقع پر وہ اتنا بدکردار تھا کہ اُس نے اپنے باپ، ماں، اور بھائی کی بہت عزت کرنے والی چیز کو بے عزتی کی نگاہ سے دیکھا اور وہ پیدائشی حق جو وہ لوگ زندگی سے بڑھ کر عزیز رکھتے تھے، اسے ایک ذائقہ دار کھانے کے لیے بیچنے کی پیشکش کی۔ وہ بدکردار تھا، جیسا کہ رسول فرماتے ہیں، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمل اس کی بے دینی کا ایک حصہ تھا۔

اس نے یہ کارنامہ بے دینی کے غرور سے اور بے پروائی سے کیا۔ وہ اپنی بے دینی ظاہر کرنے کے لیے، اسے دال کے ایک پیالے کے بدلے دے دیا، اور اپنی شادیوں کے ذریعے اپنے والدین کے لیے بہت غم کا سبب بنا، کیونکہ اس نے ایک ایسی قوم سے شادی کی جو خدا کی لعنت کا شکار تھی، یعنی ہیٹیوں سے۔ یہ، جیسا کہ متن کے پہلے باب میں بتایا گیا ہے، ربقہ اور اسحاق دونوں کے لیے بڑا دکھ تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ ان بد مذہب قوموں کے ساتھ کوئی تعلق رکھیں جن کے درمیان وہ رہتے تھے، کیونکہ وہ صرف بت پرست نہیں تھے بلکہ ان قوموں کا کردار انتہائی گندہ تھا۔ انہوں نے ایسے جرائم کیے تھے جن کا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ خدا نے کس طرح سدوم اور عمورہ کو ہلاک کیا۔ جن گناہوں کی وجہ سے وہ شہر تباہ ہوئے، وہ ملک میں عام تھے اور اسحاق نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان لوگوں سے کوئی تعلق رکھے۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا گھرانہ بالکل الگ رہے، مگر جہاں دو شادیوں کا سلسلہ ہو، وہاں تعلقات پیدا ہونا مشکل نہ ہوتا۔

گھر والوں کو بہت غم پہنچا، کیونکہ ایسے لوگ ان کے خیمے میں آتے جن کی زبان ان کی خدا پرستی کو صدمہ دیتی۔ وہاں کبھی کبھار وہ اجتماعات اور میل ملاقاتیں ہوتی تھیں جو یقیناً اسحاق اور ربقہ کے دلوں کو بہت بھاری کر دیتی تھیں۔ یہ ایک گھر تھا جس میں دنیاوی چیزوں کی کوئی کمی نہ تھی، خدا کی برکت اس پر تھی، مگر ایک بیٹا ایسا تھا جس نے دنیا بھر کے مصائب اور غم کا سبب بنا۔

کاش بعض نوجوان جو اپنی بے راہ روی میں مستغرق ہیں، کبھی ان دکھوں کو یاد کرتے جو انہوں نے دوسروں کو پہنچائے، خواہ وہ آخری آزمائشوں کا تصور نہ کرتے ہوں جو یقیناً وہ اپنے اوپر لائیں گے۔ اگر وہ جانتے کہ کتنی راتیں باپ کی بے نیند گزرتی ہیں اور ماں کے گال آنسوؤں سے تر ہوتے ہیں، تو شاید کم از کم وہ اتنے بے باک نہ ہوتے اور نہ اتنی کھل کر گناہ کرتے جتنے وہ آج کرتے ہیں۔

اب بدترین بات یہ تھی کہ عیسو کا گھر میں ہونا ہی سبب تھا کہ باقی سب کو ایک ایسا کام کرنے پر مجبور کر دیا گیا جو سب کے لیے شرمندگی کا باعث تھا۔ اور ایک لمحے کے لیے بھی اس کا دفاع نہیں کیا جا سکتا۔ ایک ہی شخص کسی گھرانے میں باقی سب کو غلط راستے پر ڈال سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ صرف ایک ہی خدا سے نہ ڈرتا ہو، لیکن وہ ایسے ہے جیسے کاری بیماری جو گھرانے کی امن اور ساکھ کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے، چاہے باقی سب خداپر دار ہی کیوں نہ ہوں، ان کا کردار اس ایک کے ساتھ مسلسل ملاپ کی وجہ سے بگڑ سکتا ہے۔ اور یہی حال اس پاک گھرانے کا تھا۔ عیسو کی موجودگی نے انہیں گناہ کے بھنور میں کھینچ لیا۔

میں اس وقت مختصراً آپ کو دکھاؤں گا کہ اس گھرانے کے خداپر دار افراد کس گناہ میں پڑ گئے، اور کس طرح وہ اس سے نکلے۔ میں آپ کو وہ تکالیف بھی بیان کروں گا جو انہیں اس کے نتیجے میں سہنی پڑیں، اور پھر اس بدکردار بیٹے کا کچھ ذکر کروں گا جس پر برکت نہ تھی۔

۱

وہاں تین خداپر دار افراد تھے جو گناہ میں پڑ گئے۔

وہ گھرانے میں خداترس لوگ تھے۔ پیمان کے مومن، برکت کے منتظر، روحانی چیزوں کی قدر کرنے والے، جیسا کہ عیسو نہ کرتا تھا۔ یہ تینوں گناہ میں پڑ گئے۔ ان کا گناہ سب سے پہلے ایک دوسرے پر اعتماد کی کمی تھی۔ گھر میں یہ بہت بڑا نقصان ہے جب شوہر اور بیوی کے درمیان، بچوں اور والدین کے درمیان اعتماد نہ ہو۔

اب اسحاق چاہتا تھا کہ عیسو کو برکت دے۔ اُس نے اپنی بیوی کو نہ بتایا، بلکہ چالاکی سے یہ منصوبہ بنایا کہ عیسو اُس کے لیے ایک چھوٹا سا کھانا تیار کرے۔ اور پھر اس موقع پر، جب سب تنہا ہوں، وہ اسے برکت دے گا۔ روایتی اور جائز طریقہ یہ ہوتا کہ والد، جب وہ مرنے والا ہو، پورے گھر کے سامنے برکت دیتا، جیسے یعقوب نے کیا جب وہ چلا گیا اور اپنے تمام بیٹوں کو برکت دی۔

مگر یہ سب چھپ کر، خفیہ طریقے سے ہونا تھا۔ اسحاق اپنی بیوی کی مخالفت سے ڈرتا تھا، اس جائز اعتراض سے کہ خدا نے فرمایا تھا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا، اور اس لیے وہ، جو نیک اور آسان فیم آدمی تھا، ایک آسان طریقہ سوچتا ہے کہ معاملہ اسی طرح سے سلجھ جائے۔ وہ چاہتا ہے کہ عیسو وہاں ہو اور اسے برکت دے۔ دیکھو، اس کے دل میں اپنی بیوی پر اعتماد نہ تھا۔ نہ اس نے اسے بتایا کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔ اور عموماً یہ برا ہی ہوتا ہے جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنے ارادے سے آگاہ نہ کرے۔

دریں اثنا، بیوی کو بھی اپنے شوہر پر اعتماد نہ تھا۔ وہ اپنے شوہر اور بیٹے کے درمیان چھپ کر بات سن رہی تھی۔ شاید ہمیشہ خوفزدہ کہ کچھ ایسا ہو سکتا ہے۔ اور اس لیے وہ اپنے شوہر سے نہیں کہتی، "تم خدا کی مرضی کے خلاف کچھ کرنے جا رہے ہو،" جیسا کہ وہ نرمی سے کہہ سکتی تھی۔ اور اسحاق، جو نرم مزاج اور پاک دل تھا، اسے سننے کے لیے تیار بھی ہوتا۔

وہ ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی، مگر وہ سوچتی ہے، "اگر تم سازش کرو گے، تو میں بھی سازش کروں گی۔ اور میں تمہاری سازش کو ناکام بنانے کی کوشش کروں گی۔ تم عیسو کو اکیلا دیکھو گے۔ میں دیکھتی ہوں کہ تمہیں کیسے چکمہ دوں۔" پھر وہ یعقوب کے پاس جاتی ہے، اور یعقوب اپنے والد پر اعتماد کا فقدان دکھاتا ہے۔ وہ دھوکہ دہی کے ذریعے اپنے والد سے برکت حاصل کرنے کو تیار ہے، بجائے اس کے کہ وہ ایک مردانہ بیٹے کی طرح اپنے والد کے پاس جا کر کہے، "اے میرے والد، اگرچہ میں بڑا بیٹا نہیں ہوں، مگر یاد رکھیں کہ خدا اس گھرانے میں حکمرانی کرتا ہے اور اُس نے فرمایا ہے، 'بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔' واضح ہے کہ برکت میری ہے اور اس کے علاوہ، میں نے اپنے بھائی سے پیدائشی حق خریدا ہے (اگرچہ سخت سودا تھا)، تمہارا حق نہیں کہ تم اسے اسے دے دو۔" وہ کم از کم کچھ کہہ سکتا تھا۔ چاہے زیادہ یا کم۔

لیکن اس کے بجائے، ان کے درمیان کوئی نمائندگی نہیں ہوئی۔ یہ تینوں، ہر ایک اپنے اپنے مفاد کے لیے، سازشیں کر رہے تھے۔ اب میرا ایمان ہے کہ جب بھی خاندان میں ایسا کچھ ہوتا ہے، یقیناً فساد جنم لیتا ہے۔ یہ ایک عمدہ قاعدہ ہے۔ اگرچہ میں نسبتاً نوجوان ہوں۔ میں جرات کرتا ہوں کہ کہوں۔ ایسا قاعدہ جو ہر وہ شخص آزما کر پائے گا کہ پاکیزگی اور امن کے لیے بے حد فائدہ مند ہے، کہ ہر بات کو صاف و شفاف رکھا جائے، اور جب کوئی چھوٹا سا مسئلہ ہو تو فوراً اسے دور کیا جائے، اور جب دوسرا مسئلہ آئے تو اسے بھی رفع دفع کیا جائے۔

ورنہ ایک مسئلہ دوسرے پر اثر انداز ہوگا، اور چھوٹے چھوٹے مسائل جو چھپائے جائیں گے بڑھتے جائیں گے یہاں تک کہ ممکن ہے مسیحی لوگ بھی ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں۔

تم مجھے یہ نہ کہو کہ شوہر کا اپنی بیوی سے جھگڑا یا ایک مسیحی گھرانے میں الجھن معمولی بات ہے۔ میں کہتا ہوں یہ وہ چیز ہے جو فرشتوں کو رلا دیتی ہے، شیطانوں کو خوش کر دیتی ہے، اور دنیا کہتی ہے، "کیا یہی تمہاری مسیحیت ہے؟" ہمیں متحد اور خوشحال مسیحی گھرانے چاہئیں، اور یہ ممکن نہیں جب ہم ایک دوسرے پر اعتماد نہ کریں۔

انجیل کی تبلیغ میں، ایک کہتا ہے، "تمہیں ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اپنا کام سنبھالو، میرے دوست۔" یہ بالکل وہی باتیں ہیں جو اگر مسیح یہاں ہوتے تو وہ کہتے۔ وہ اکثر ایسی عملی باتیں فرماتے تھے۔ ان کی تعلیم دراصل ہر گھر کے معمولات اور روزمرہ کی فکر پر مبنی تھی۔ اور ہماری بھی ایسی ہی ہونی چاہیے اگر ہم خدا کی جماعت کو نقصان پہنچانے والے برے کاموں کو روکنا چاہتے ہیں۔

اب ان کا اگلا گناہ تھا کہ سب نے خدا پر اعتماد کھو دیا۔ تینوں میں سے کوئی بھی پورے دل سے خدا پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ میں ایک دوسرے سے ان کے درمیان فرق نہیں کر سکتا۔ یہاں اسحاق ہے۔ وہ خدا کا ارادہ جانتا ہے، مگر وہ نہیں دیکھتا کہ خدا اسے کیسے پورا کرے گا۔ ربقہ ہے۔ وہ ارادہ اور بہتر جانتی ہے، مگر وہ بھی سوچتی ہے کہ خدا کا ارادہ پورا نہیں ہوگا۔ وہ کہتی ہے، "یعقوب، تم برکت کھونے والے ہو، حالانکہ خدا نے کہا ہے کہ تمہیں برکت ملے گی۔ فرمان ناکام ہو جائے گا۔ تم یقین نہیں کر سکتے کہ خدا اسے پورا کرے گا۔ کل صبح عیسو کو برکت مل جائے گی۔ میں نے سنا ہے کہ اسحاق نے کہا ہے کہ وہ اسے "دے گا۔"

وہ اس قدر خوفزدہ ہے کہ خدا اپنا ارادہ پورا نہ کرے کہ وہ خدا کی مدد کرنے کو آتی ہے۔

اور آدمی یا عورت خدا کی مدد کیا کر سکتے ہیں؟ اگر قادر مطلق و ازلی خدا اپنے ارادے پورے نہ کر سکے تو مجھے یقین ہے کہ ربقہ نہیں کر سکتی۔ لیکن وہ سمجھتی ہے کہ کر سکتی ہے۔ اس کے دل میں خدا پر اعتماد نہیں۔

اور یہاں یعقوب ہے۔ برکت اُس کے لیے ہے اور وہ اسے ہر چیز پر عزیز رکھتا ہے۔ یہ جسمانی حق کے ذریعہ اُس کے حصے میں نہیں آ سکتی، بلکہ فضل کی انتخاب سے آئے گی، اور وہ بیٹھ کر خدا کے ارادے کو کام کرنے نہیں دیتا۔ "چپ چاپ رہو اور خدا کی نجات دیکھو" ایک ایسا کلام ہے جسے وہ دونوں سمجھ نہیں پائے، یا اگر سمجھ بھی گئے تو اس پر عمل نہیں کر سکے۔

اسحاق برکت دینے کو بے چین ہے۔ ربقہ بے چین ہے۔ یعقوب برکت حاصل کرنے کو بے چین ہے۔ اس لیے سب خدا پر اعتماد نہیں کرتے۔ وہ خدا کی مرضی کرنا چاہتے ہیں، لیکن خدا پر یقین نہیں کرتے کہ وہ اپنے ارادے پورے کرے گا۔ اور یہ گھرانے میں ایک بہت افسوسناک بات ہے، اور فرد کے لیے بھی ایک بہت افسوسناک بات ہے جب ہم خدا پر اعتماد نہ کر سکیں۔

کفر ایک بہت افزائش پزیر گناہ ہے۔ جب ہم خدا سے شک کرنے لگیں، میں نہیں جانتا کہ آگے ہم کیا کیا کریں گے۔ یہ صحیح راستے سے سخت انحراف ہے، اپنے اوپر بھروسہ کرنا، بجائے کہ برتر پر بھروسہ کیا جائے۔ میرے بھائیو، یہ ٹھیک نہیں۔ ہم صحیح چلتے ہیں جب ہم بھروسے سے چلتے ہیں، جب ہم اپنے معاملات خدا کے ہاتھ میں چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن جب ہم اپنے بوجھ اٹھانے لگیں تو جلدی ہی مصیبت میں پڑیں گے۔ جو خود اپنے لیے کائنات ہے جلدی ہی اپنی انگلیاں کاٹ لیتا ہے۔ جو خدا کی قدرت کی چھاؤں سے آگے بڑھتا ہے، شاید جلد ہی پیچھے واپس آنا پڑے۔

ایک اور بات تھی، اور وہ تھی نیکی پر اعتماد کی کمی۔ اسحاق کو اعتماد کرنا چاہیے تھا اور یعقوب کو برکت دینی چاہیے تھی۔ وہ جانتا تھا کہ یہ برکت یعقوب کے لیے ہے، مگر غالباً وہ عیسو سے ڈرتا تھا، اس لیے وہ نہیں چاہتا تھا کہ عیسو کی ناراضی اپنی طرف آئے۔ اس لیے وہ خدا کے ارادے کے برخلاف برکت عیسو کو دے گا۔

ربقہ خدا پر چھوڑ نہیں سکتی تھی اور سچائی اختیار کرتی۔ وہ منصوبہ بندی کرے گی۔ یعقوب صحیح راستے پر بھروسہ نہیں کرتا۔ وہ جھوٹ بولے گا اور برائی کرے گا تاکہ کام ٹھیک ہو، اور مجموعی طور پر وہ سوچتا ہے کہ چونکہ خدا کا ارادہ ایسے چل رہا ہے، اس لیے وہ جھوٹ بولنے کی چھوٹ لے سکتا ہے۔

اے عزیز بھائیو اور بہنو، ہم ہمیشہ ایمان رکھیں کہ جس طرح سیدھی لکیر دو مقامات کے درمیان سب سے قریبی فاصلہ ہے، ویسے ہی کامیابی کا سب سے موثر طریقہ یہ ہے کہ ہم حق کو اختیار کریں۔ اور سب سے مختصر راستہ دیانت، صداقت اور سچائی ہے۔ اگر ہم یہاں وہاں بھٹکنے لگیں تو ہمیں اپنی تکلیف کے لیے پھر سے بھٹکنا پڑے گا۔ اور جتنا زیادہ بھاگیں گے، اتنا ہی ہمیں مزید طویل سفر کرنا پڑے گا اور شاید ہم اپنے مقام امان تک پہنچ نہ سکیں، اگر ہم ایک بار اس راہ پر چل پڑیں۔

کچھ لوگ اتنے نادان ہوئے کہ یہ گمان کیا کہ ان کا فریضہ یہ ہے کہ انہیں الہی مقاصد یا تقدیریں کا معیار بنایا جائے۔ یہ پھر سے نیکی میں ایمان کی کمی ظاہر کرتا ہے۔ اگر وہ نیکی کرنے میں یقین رکھتے تو جانتے کہ خدا ان مقاصد کو پورا فرمائے گا۔ بہت فساد ہوتا ہے جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کلام مقدس کے وعدوں کی پیروی کرنا ہے مگر خدا کے قانون سے بے نیاز۔

ایک شخص تھا جس کے گھر میں لکڑیاں نہیں تھیں—اور اس کے دل میں آیا کہ اس کے پڑوسی کے پاس لکڑی کا ایک بڑا ڈھیر ہے، اور وہ کہتا ہے، "تمام چیزیں تمہاری ہیں۔" وہ کہتا ہے، "میں جا کر کچھ لکڑیاں لے آؤں گا۔" تمام چیزیں تمہاری ہیں—تو پھر مجھے اپنے پڑوسی کے ڈھیر سے کچھ لکڑیاں لینے میں کیا حرج ہے؟" مگر جب وہ لکڑی لینے جا رہا تھا، اس کے دل میں آیا، "چوری نہ کر،" اور اس نے دانشمندی سے پہلی بات کو چھوڑ کر دوسری کو اختیار کیا۔

اور کچھ نے کہا، "ایسا کلام میرے دل میں آیا۔" پر فکر نہ کرو، خدا کے قانون سے چمٹے رہو۔ چاہے کلام ہو یا نہ ہو، جھوٹ بولنا کبھی درست نہیں ہو سکتا۔ کچھ چیزیں بدلی نہیں جاتیں اور خدا کبھی بدلتا نہیں۔ وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کے احکام کی پابندی کرو۔ تم ان کی پابندی کرو۔ "لیکن شاید اس سے مجھے بڑی تکلیف اٹھانی پڑے۔" جو اپنا صلیب اٹھا کر مسیح کی پیروی نہیں کرتا وہ اُس کے لائق نہیں۔" اور یہ بھی صلیب کا حصہ ہے کہ نیکی کے لیے تکلیف برداشت کرنا قبول کرنا۔

لیکن میں دوسروں کو تکلیف پہنچا سکتا ہوں، اور اگر میں اپنی ضمیر کی تعلیم کے مطابق عمل کروں تو بہت سی مفید مواقع کھو دوں گا۔" اے میرے عزیز، تمہارا کام کیا ہے کہ تمہاری خدمت مفید ہو یا نہ ہو؟ سب سے پہلا کام خدا کی خدمت ہے، چاہے تم فائدہ مند بنو یا نہ بنو۔ خدا اس کا خیال رکھے گا۔ تمہیں مفید ہونے کی کوشش کرنی ہے، مگر کبھی گناہ کے ذریعے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرنی—کیونکہ یہ وہی پرانی تعلیم ہے کہ "اؤ ہم برائی کریں تاکہ بھلائی آئے" اور وہ پرانا یسوعی نظریہ کہ مقصد وسیلہ کو جائز بناتا ہے، جو کبھی درست نہیں ہو سکتا۔

اگر آسمان خود رنجیدہ ہو جائے تب بھی حق کا راستہ اختیار کرو۔ اگر آسمان جھوٹ کے بغیر نہ سنبھل سکے تو گرنے دو۔ جو کچھ بھی ہو، تم کبھی کسی حد تک یا کسی صورت میں ایماندار، سچائی، حق، مسیح کی مانند صفات، وہ جو خدا حکم دیتا ہے، اور وہی جو خدا کو منظور ہے، سے نہ ہٹو۔

اچھا،" کوئی کہتا ہے، "اگر ربکہ نے ایسا نہیں کیا ہوتا کہ اسحاق کو دھوکہ دے کر یعقوب کے لیے برکت حاصل کی، تو کیا" ہوتا؟" آہ! یہ وہ بات ہے جو میں نہیں جانتا، اور یہ وہ بات ہے جسے ہم میں سے کوئی بھی نہیں جان سکتا، مگر میں بھی وہ قیاس کر سکتا ہوں جو تم کر سکتے ہو یا جرات کرتے ہو کہ قیاس کرو کہ کیا غلط ہوتا۔

میں قیاس کر سکتا ہوں کہ اس سے بہت پہلے کہ عیسو خوش ذائقہ گوشت لے کر آئے، اسحاق کے دل میں خدا کے کلام کی یاد آ گئی ہوتی، اور وہ محسوس کرتا کہ وہ غلط کر رہا ہے، اور عیسو سے کہتا، "میں یہ نہیں کر سکتا۔ میں یقین کر چکا ہوں کہ میں "گوشت کی خواہشات کی پیروی کر رہا ہوں، نہ کہ روح کی۔ مجھے اپنی برکت تمہارے بھائی یعقوب کو دینی ہوگی۔"

مجھے نہیں دکھائی دیتا کہ ایسا کیوں نہ ہو سکتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ بہت ممکن تھا۔ مجھے یقین ہے کہ الہی ارادہ کسی نہ کسی طرح پورا ہو جاتا—کسی نہ کسی طرح۔ اور ربکہ یا یعقوب کا کام نہیں تھا کہ خدا کے ارادے کو پورا کریں۔ ان کا فریضہ نیکی کرنا تھا اور باقی چیزوں کو اللہ کے ہاتھ میں چھوڑ دینا تھا۔

اب ذرا سوچو کہ ان میں سے ہر ایک کا گناہ کیا تھا۔ اسحاق تھا۔ اسحاق، ایک سچا مؤمن، ایک ایسا انسان جو خدا کے قریب رہتا تھا، جسے ہم جانتے ہیں کہ وہ غور و فکر کا عادی تھا۔ وہ اکثر شام کے وقت کھیت میں خدا سے گفتگو کرتا تھا—ایک نرم مزاج، ہمدرد روح کا مالک۔ جب فلسطوں نے اس سے جھگڑا کیا، وہ صرف اپنی راہ بدل لیتا۔ اگر وہ ایک راستہ لیتے تو وہ دوسرا لیتا۔ اگر وہ راستہ لیتے تو وہ اور کوئی لے لیتا—نرمی اور تحمل کا انسان۔

یہ ایک فضیلت تھی، لیکن اسی نے اسے عیب میں ڈال دیا۔ وہ کچھ لوگوں کی مانند تھا جو "نہیں" کہنے میں بہت نرم مزاج ہوتے ہیں۔ مخالفت کا سامنا کرنے میں بہت نرم۔ شاید یہی وجہ تھی کہ اس نے فیصلہ کیا کہ برکت عیسو کو دے دے تاکہ جھگڑا نہ ہو اور عیسو کی غصے سے بچا جا سکے—اور اس نے سوچا کہ وہ ایسا خفیہ طریقے سے کرے گا کہ کوئی نہ جانے، اور اس طرح وہ گھر میں طوفان اور مسئلہ سے بچ جائے گا۔

میرے بھائیو، ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمہاری نرمی تمہیں گناہ کی طرف لے جائے۔ ہر معاملے میں مضبوطی کی ضرورت ہے، خاص طور پر خدا کی مرضی کے معاملے میں۔ اسحاق برکت دینے کے لیے بے حد عجول تھا۔ وہ اپنے نسل کو دیکھنے کا انتظار کر رہا تھا۔ عیسو شادی شدہ تھا، مگر یعقوب نہیں تھا۔

باپ شاید اس سبب سے یہ خیال کرتا رہا کہ نسل آخرکار عیسو کی طرف جائے گی، نہ کہ یعقوب کی طرف، اور اس لیے وہ خدا کے وقت کے انتظار میں نہ رہ سکا—خدا کے برکت دینے کے لیے دیر کر سکا، بلکہ کہنے لگا، "میری آنکھیں مدھم مدھم ہو گئی ہیں، میں بوڑھا ہو رہا ہوں"—حالانکہ اسے یاد نہ تھا کہ اس کے پاس پچاس یا ساٹھ سال اور جینے کو ہو سکتے ہیں، حتیٰ کہ اس کی بڑھاپے کی حالت میں بھی۔

پس وہ جلد بازی میں وہ کام کر بیٹھا جو خدا نے جب اسے بنایا تھا تب صحیح تھا، مگر جب اس نے اپنی مرضی سے کیا تو غلط تھا۔ آہ! نیک لوگ اور تجربہ کار لوگ بھی، تم شک کے باعث جلدی میں ہو سکتے ہو، اور وہ دن تمہارے لیے پچھتاوے کا سبب بن سکتا ہے جس دن تم نے اتنی جلدی کی۔

پھر اسحاق نے گناہ کیا کہ وہ خدا کے ارادے کو بھول گیا۔ اگر خدا نے فرمایا تھا، "بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا،" تو اسحاق کا یہ فیصلہ کرنا کہ یہ ٹھیک ہے یا نہیں، جائز نہ تھا۔ کیا زمین کے سب سے بڑا قاضی حق نہ کرے گا؟ اس نے انتخاب کی تعلیم سے کچھ جھگڑا کیا—بالکل نہ سمجھ سکا—چاہا کہ آخر کار یہ انسان کی مرضی ہو، گوشت کی، اور خدا کی مرضی پوری طرح نہ ہو۔

اسے عیسو پسند تھا—کون پسند نہ کرتا؟ وہ ایک بہادر جوان تھا، جسمانی مشقوں کا عادی۔ اور نرم مزاج لوگ ہمیشہ اپنے بچوں میں اس کے برعکس کو پسند کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان میں مردانگی بڑھے۔ پس عیسو اس کا محبوب ہوا، جبکہ یعقوب، جو نرم دل اور مقدس چیزوں کا عاشق تھا، اگر کوئی فرق ہوتا تو کم از کم اس کے لیے زیادہ عزیز ہونا چاہیے تھا۔ اور یوں خدا کے ارادے کے خلاف، وہ بوڑھا آدمی یہ چالاک منصوبہ سوچتا ہے کہ خفیہ طور پر برکت دے دی جائے۔ یہی اسحاق کا گناہ تھا۔

اب دیکھو ربقہ کا گناہ۔ وہ بھی ایک سچی مؤمنہ تھی۔ اسے سختی سے نہ سوچو، مگر اس کے گناہ کو معاف نہ کرو۔ وہ برکت کو، جو ابراہیم کی نسل کے ساتھ تھی، انمول اور قیمتی سمجھتی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ یعقوب اسے پائے۔ اسے معلوم تھا کہ یعقوب کو ہی برکت ملنی ہے، کیونکہ خدا نے اعلان فرمایا تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔ وہ الہی کلام کی یاد رکھتی تھی اور عزت کی مستحق تھی کہ اس نے اسے دل میں رکھا تھا۔

پھر بھی وہ اس بات کو ناکام ہونے سے روکنا چاہتی تھی۔ یہی اس کی کمزوری تھی۔ وہ خدا کو اپنا حکم پورا کرنے نہ دیتی، بلکہ اس قدر بے چین تھی کہ اس نے فیصلہ کیا کہ اس کا بیٹا، اپنا پیارا بیٹا، برکت پائے—اور وہ اپنی جان اور سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھی۔

مجھے ایک ماں میں یہ دیکھنا پسند ہے کہ وہ کچھ بھی کھونے کو تیار ہو اگر اس کا بیٹا بچ جائے، اور ربقہ میں بھی کچھ ایسا تھا، حالانکہ غلط جگہ پر، جب اس نے کہا، "میرے اوپر تیرا لعنت ہو، میرے بیٹے۔" اگر وہ برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اسے حاصل کرنے کو کہتی ہے، اور اگر اس میں کوئی نقصان بھی ہو تو وہ اسے اٹھانے کو تیار ہے۔ اس کی خامی یہ تھی کہ وہ ایک چالاک گھرانے سے تھی۔ ہم اسے ہوشیار عورت کہیں گے—یہودیوں کی سچی ماں، جیسے یعقوب باپ ہے۔ ان کا گناہ ان کی نسل میں نقش تھا، اور وہ اسے استعمال کرتی رہی تاکہ خدا کے ارادے کو ناکام نہ ہونے دے اور اپنا پسندیدہ بیٹا برکت سے محروم نہ ہو۔

پھر یعقوب کا حال، کچھ لحاظ سے ایک اچھا انسان تھا، مگر اس میں زیادہ ہوشیاری تھی، بہت زیادہ کاروباری چالاک، آج کل اسی کو کہتے ہیں۔ (کیا آج کل یہی کہتے ہیں؟) یا بہت زیادہ عقل مندی؟—یہ ایک اور خوبصورت لفظ ہے جس کے پیچھے ایک جھوٹا پن ہے۔ وہ برکت کا طلبگار تھا۔ وہ روحانی چیزوں کی قدر کرنے والا تھا—روحانی برکت کو کھونا نہیں چاہتا تھا، چاہے کچھ بھی ہو جائے، اور وہ برکت حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا، کیونکہ اس نے اسے قدر دی تھی۔ پھر بھی، سب کے باوجود، یعقوب بہت زیادہ بے تاب تھا اور اپنی اس بے تابی میں سچائی سے دور ہو گیا۔

تم نے اب ان کے قصور دیکھ لیے۔ میں نے انہیں تمہارے سامنے رکھا ہے، اور کچھ کم کرنے کی کوشش کیے بغیر۔ پیارے بھائیو اور بہنو، آئیے ہم ان کمزوریوں سے سبق سیکھیں اور خدا سے دعا کریں کہ وہ ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔

—اب تم دھیان دو، دوسرا مقام

II

وہ کس طرح اپنے گناہ سے باز پاتے ہیں۔

میں اسے اُن کی توبہ کہوں گا۔ اب دیکھو اسحاق کو۔ جیسے ہی اسحاق نے سمجھا کہ وہ عیسو کو برکت دینے کی خواہش میں غلط تھا، وہ اس میں ثابت قدم نہ رہا۔ وہ عیسو کو وہ برکت دے گا جو دے سکتا ہے، لیکن جو کچھ اس نے کیا ہے، اسے پلٹنے کا سوچ بھی نہیں سکتا—وہ محسوس کرتا ہے کہ خدا کا ہاتھ اس میں تھا۔ اور اس سے بڑھ کر، وہ اپنے بیٹے سے کہتا ہے، "وہ برکت" یافتہ ہے، ہاں، اور برکت پائے گا۔

اور دوسری بار وہ یعقوب کو اپنے پاس بلا کر، ایک سنجیدہ انداز میں، اُس برکت کو دوبارہ بلند آواز سے دیتا ہے جو پہلے چالاک سے حاصل کی گئی تھی۔ یہاں تم دیکھتے ہو کہ اسحاق کچھ حد تک بہادر ہو رہا ہے۔ وہ پہلے ڈرا ہوا اور چالاک تھا، مگر

اب وہ بے خوف ہو چکا ہے، اور جو بھی انجام آئے، وہ خدا کی مرضی کو پورا کرے گا۔ وہ نیک بوڑھا آدمی، حالانکہ یہاں اپنے گناہ کا اقرار نہیں کرتا، یقیناً اس نے خدا کے حضور اقرار کیا ہوگا، اور حق پر مضبوطی سے قائم رہا۔

جہاں تک ربقہ کا تعلق ہے، اُس نے جو نقصان پہنچایا تھا وہ دیکھا، اور جو بہترین کام کر سکتی تھی، کیا۔ اُس نے اپنے بیٹے کو چھوڑ دیا اور اسے بھیج دیا۔ ہم نہیں جانتے کہ اُس نے اسے کتنا پیار کیا۔ مشرق کی مائیں اپنے محبوب بیٹوں کے لیے بے حد محبت رکھتی ہیں، جو عام سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ پھر بھی وہ اسے چھوڑنے کو تیار ہوئی، برکت کے لیے اسے قربان کرنے کو تیار ہوئی تاکہ وہ زندہ رہے اور برکت اُس میں جاری رہے۔

اور یعقوب کے لیے، اسی دن سے اُس نے ترقی شروع کی—وہ مسافر اور پردیسی بن گیا، خود کو خدا کی حفاظت میں دے دیا، اور یعقوب کی مردانگی اس دن سے جاگی، شاید اس گناہ کا احساس اسے جگا گیا۔ مجموعی طور پر، یہ تینوں افراد، اگرچہ گناہ کے باعث کمزور ہوئے، اس قدر توبہ کی طرف مائل ہوئے کہ بعد میں وہ بہتر مرد اور بہتر عورت بن گئے۔

—لیکن اب مجھے تمہیں یاد دلانا ہے

III

وہ مصائب جو انہوں نے اپنے اوپر لائے۔

کچھ گھرانے ایسے ہوتے ہیں جو ایک حد تک خوش رہے، اور اسی مقام سے کچھ غلطی واقع ہوئی، اور اُس گھڑی سے ساری خوشیاں معدوم ہو گئیں۔ ایک سارا گھرانہ بکھر گیا، یا اگر متحد بھی رہے تو شدید آزمائشوں اور مشکلات کے زیر اثر رہے۔

اب اس معاملے میں اسحاق جلدی چاہتا تھا کہ برکت جاری رہے۔ مگر وہ نہ دیکھ سکا۔ یعقوب کو فوراً روانہ کرنا تھا۔ برکت اُس کے پاس ہے، لیکن اسے جانا پڑے گا۔ اسحاق نے اپنی زندگی میں بہت بڑھاپے میں دوبارہ اپنے بیٹے کو دیکھا—لیکن شاید چالیس سال کی مدت تھی جب وہ دور رہا۔ گھر میں بیٹا ہونا اُس کے لیے زیادہ تسلی کا سبب نہ تھا—اور جس بیٹے کو اُس نے برکت دی تھی، اسے کچھ عرصے کے لیے اس سے دور ہونا پڑا۔

جہاں تک ربقہ کا تعلق ہے، اُس نے اپنے بیٹے کو کبھی دوبارہ نہ دیکھا۔ اُس نے اسے آنسوؤں کے ساتھ رخصت کیا، اور جب وہ لوٹا، ربقہ اُس کی آرام گاہ میں جا چکی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اپنے لیے کیا کر رہی ہے۔ جہاں تک اُس کا تعلق تھا، وہ اس دنیا میں اپنے اور اپنے بیٹے کے درمیان ہمیشہ کے لیے جدائی لا چکی تھی۔

اور یعقوب، جس کے لیے یہ سب کچھ کیا گیا—تب سے وہ ایک ایسا باب غموں کا شروع ہوا کہ وہ کہنے لگا جب اس کا گزر گیا، "تیری بندگی کے دن کم اور بد ہیں۔" اپنی ساری زندگی میں اُس ایک گناہ نے سیاہی چھائی رکھی۔ برکت حاصل کرنے کی خواہش اُس کے دل میں رہی—یہ کبھی نہ کھوئی—لیکن غلط راستہ جلد ہی اُس پر حاوی ہو گیا۔

خدا عام طور پر اپنے بندوں کو ان کے اپنے سکے سے لوٹاتا ہے۔ اگر ہم اُس کے خلاف گناہ کرتے ہیں، تو بہت جلد کوئی ہمارے خلاف بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ دھیان دو، اُس نے اپنے بھائی کو دھوکہ دیا—تو لابان نے بھی اُسے دھوکہ دیا۔ جب سے وہ لابان کے گھر آیا، ایک دھوکہ دوسرے کا پیچھا کرتا رہا۔ لابان یعقوب کو مات دینے کی کوشش کرتا، اور یعقوب لابان کو مات دینے کی—یہ چالاکي اور تیزی کی لمبی داستان ہے۔

اگر تم اپنی راہ پر چلنا چاہتے ہو تو چلو۔ اگر تم خود اپنے منتظم بننا چاہتے ہو، تم دیکھو گے کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ یعقوب نے اپنی راہ چن کر وہی پایا جو لابان کے پاس جانا تھا۔ وہ دو بیویوں کا شوہر بن گیا اور اپنے گھر میں اختلاف اور دشمنی کی مستقل بنیاد ڈال دی۔

جب اُس کے بیٹوں نے خون میں بھیگا ہوا وہ کوٹ لایا اور کہا، "دیکھو، کیا یہ تیرے بیٹے کا کوٹ ہے یا نہیں؟"—جب اُس کے بیٹوں نے اُسے دھوکہ دیا، کیا تم نہیں سوچتے کہ وہ اُس کوٹ کو یاد کرتا ہوگا جو اُس نے اپنے باپ کو دھوکہ دینے کے لیے پہنا تھا؟ جب وہ مصر گیا، کیا اُس کے دل میں تلخ خیالات نہ آئے؟ "شاید میں کبھی یہاں نہ آیا ہوتا، اگر میری زندگی کے اُس موڑ نے مجھے لابان کی بیٹیوں سے شادی نہ کرائی ہوتی، اور اس طرح گھر میں جھگڑے پیدا نہ ہوئے ہوتے، جس کی وجہ سے یوسف کا یہاں آنا اور میرا یہاں آنا ہوا۔" ہم نہیں جانتے، لیکن بلاشبہ اُس گھڑی سے یہ سچ معلوم ہوتا ہے، "تیری زندگی کانٹے اور خس بھری ہوگی۔"

تم نے اُس کی چالاکی کو اکثر دیکھا اور کہا، "یہ کتنا غلط تھا۔" دھیان دو کہ اس کے بعد سزا آئی۔ اگر وہ خدا کا بندہ نہ ہوتا تو شاید اُس کا یہ عمل ٹھیک بھی ہو سکتا تھا، مگر خدا کا بندہ ہونے کی وجہ سے اُس کو سزا پانا ضروری تھا۔ "تو ہی مجھے جانتا ہے"، خدا نے کہا، "تمام زمین کے لوگوں میں سے، میں تجھے تیرے بدکاریوں کے سبب سزا دوں گا۔"

آنے والے جہان میں مؤمن کے لیے کوئی سزا نہیں، مگر اس دنیا میں گناہ کے بدلے سخت سزائیں ضرور ملتی ہیں۔ "جتنے لوگوں سے میں محبت رکھتا ہوں، انہیں میں ڈانٹتا اور سزا دیتا ہوں۔ لہذا جوش رکھو، اور توبہ کرو۔" خاص طور پر جب گناہ خاندان میں ہو—خاندانی مصائب ایک خوفناک فصل لے کر آتے ہیں اگر ہم کبھی ایک بار بھی، شاید بس ایک بار، کسی خاندانی گناہ میں پڑ جائیں۔

باپو! خدا کے لوگو! اپنے گھروں کو خدا کے خوف سے سنبھالنے کی کوشش کرو۔ مائیں! دعا کرو کہ تم اپنے گھروں میں اپنے بیٹوں یا بیٹیوں کو کبھی غلط راستے پر نہ لے جاؤ۔ بیٹو! دعا کرو کہ تمہیں برکت ملے، اور اگر تم خدا کے فرزند ہو تو اپنے نافرمان بھائیوں کے ساتھ حکمت سے پیش آؤ، کبھی انہیں یہ نہ کہنے دو کہ تم ان کے ساتھ سخت، جابر یا ناانصافی کرتے ہو، جیسا کہ عیسو نے سچائی سے کہا تھا اپنے بھائی یعقوب کے بارے میں، بلکہ ان کے ساتھ نرم دل بنو، زیادہ ان کے حق میں چھوٹ دو، ان کے ساتھ ایسا سلوک کرو جیسے وہ عیسائی ہوتے، تاکہ کہیں وہ تم سے متاثر ہو کر نجات دہندہ کو جان سکیں۔

اوہ! ایسی فیملی کے لیے جہاں مسلسل دعا ہو—ایسی فیملی جہاں ہر بچہ باپ کی مثال کی پیروی اطمینان سے کر سکے—ایسی فیملی جہاں والدین کی زندگی بچوں کو ان کی پیروی کے لیے ہمیشہ ترغیب دے۔ اوہ! خدا سے ڈرنے والے گھرانوں کے لیے! وہ کلیسا کی طاقت ہیں۔ وہ قوم کی شان ہیں۔ خدا یعقوب کے خیموں کو بہت پسند کرتا ہے، اور وہاں وہ برکت کا حکم دیتا ہے، یہاں تک کہ ہمیشہ کی زندگی بھی، جہاں بھائی بھائی پاکیزہ اتحاد میں رہتے ہیں۔

—اب عیسو کے بارے میں آخری بات

IV

وہ نافرمان بیٹا جس نے برکت کھو دی۔

وہ شخص تھا بدکردار، پاکیزہ چیزوں کا ہنسا اڑانے والا۔ اُن پاک چیزوں کی پرواہ؟ بالکل نہیں۔ اپنے اندھے باپ کے خدا کی؟ اُس کی کوئی قدر نہ کی، اور اُن برکتوں کی جو عہد کے وعدے تھے، ان کا بھی خیال نہ رکھا۔ وہ اپنی تلوار اور کمان پر جیے—بٹبٹوں اور فلسطینیوں میں ایک شاندار آدمی بن کر رہنے دیا جائے—بس یہی اُسے کافی تھا۔

اب ایسے بہت سے لوگ ہیں، بے شمار۔ مگر کہا جائے گا، "کیسے لکھا ہے کہ عیسو نے برکت کو حاصل کرنا چاہا مگر اسے رد کیا گیا، حالانکہ اُس نے آنسوؤں کے ساتھ اسے طلب کیا؟" اسی طرح تم بھی ہو گے—اگر تم عیسو کے منصوبے پر عمل کرو گے۔ عیسو چاہتا تھا کہ یہ دنیا بھی ہو اور آنے والی بھی۔ وہ چاہتا تھا کہ دال بھی ملے اور پیدائشی حق بھی۔ چاہتا تھا کہ بٹبٹوں میں ایک عزت دار آدمی ہو اور برکت بھی پائے۔ چاہتا تھا کہ اُس کی بیوی ایک شاندار فلسطینی خاندان کی ہو اور وہ ان میں مشہور ہو—اور ساتھ ہی خدا کے مخصوص لوگوں کی برکت بھی اُس کے حصے میں آئے۔ اور آنسو بہا کر اُس برکت کو حاصل کرنا چاہا، مگر حاصل نہ کر سکا۔

اور تم بھی ایسا کر سکتے ہو۔ تم کہو گے، "اوہ! کاش میں نجات پاتا۔ اوہ! کاش مجھے مسیحی ہونے کے حقوق ملیں۔" مگر تمہیں مسیحی ہونے کے حقوق نہیں ملیں گے جب تک کہ تم مسیحی کی مخصوص زندگی نہ اپناؤ—جب تک تم اس دنیا کو چھوڑ کر مسیح کی مخصوص زندگی نہ اختیار کرو—جب تک تم اُس طرح ایمان کے ذریعے، یعنی دیکھ کر نہیں، بلکہ ایمان کے ذریعے نہ چلو جیسا کہ اسحاق نے کہا کہ تمہاری ملکیت کنعان ہے۔ اگر تم عیسو کی طرح چلو گے، تو تمہیں آخرت میں وہ برکت نہیں ملے گی۔

یہ جان بنیان کی تمثیل کی مانند ہے، جس کا نام ہے "جذبہ اور صبر"۔ جذبہ چاہتا تھا کہ اُس کی بہترین چیزیں پہلے ملیں۔ صبر چاہتا تھا کہ اُس کی بہترین چیزیں آخری ملیں۔ جذبہ نے اپنی ساری بہترین چیزیں حاصل کیں اور صبر پر ہنسا جب وہ صبر بیٹھا تھا، لیکن کچھ دیر بعد جذبہ کی ساری چیزیں ختم ہو گئیں، اور اُس کے پاس کچھ نہ بچا۔ مگر صبر کی بہترین چیزیں آخر میں آئیں، اور پھر اُس کی باری آئی، اور جان بنیان کے الفاظ میں، "آخری کے بعد کچھ نہیں ہوتا، اس لیے صبر کی نیک چیزیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہیں۔"

اسی طرح یعقوب کی نیکیاں، جب اُس نے نیک حصہ چنا اور اُس کا تعاقب کیا—اور اپنے سارے گناہوں کے باوجود اُس نے یہ کیا—وہ قائم رہیں، اور اُس کا نام عہد نامے میں ہے، اور آج بھی وہ خدا کے تخت کے سامنے خوشی مناتا ہے۔

لیکن عیسو نے روحانی چیزوں کی پرواہ نہ کی، کم از کم اتنی نہیں کہ گوشت کی خواہشات کو چھوڑ دے۔ وہ صرف اس لیے انہیں چاہتا تھا کہ اگر وہ دنیاوی چیزیں بھی رکھ سکے۔ اور چونکہ وہ دونوں ایک ساتھ نہ رکھ سکا، اس لیے اُس نے روحانی برکت کو چھوڑ دیا، اور اگرچہ وہ اس پر رویا اور ماتم کیا، پھر بھی وہ دنیا کو چھوڑ کر آنے والی دنیا کے لیے جانا نہ چاہا۔

میں کچھ لوگوں کو جانتا ہوں—شاید کچھ بزرگوں کو بھی جانتا ہوں—جو مسیحی بننا چاہتے ہیں، لیکن اپنی شراب کی پیالیوں سے محبت رکھتے ہیں۔ وہ نجات پانا چاہتے ہیں، لیکن دنیاوی تفریحات سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ درحقیقت، وہ خرگوش اور شکاری دونوں کے ساتھ دوڑنا چاہتے ہیں۔ وہ شیطان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں، اور صبح کا ناشتہ شیطان کے ساتھ اور رات کا کھانا مسیح کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس دنیا کی تمام خوشیاں اور لذتیں جو کھلی دنیا داری سے وابستہ ہیں، وہ حاصل کریں، اور پھر آخری دن مسیح کی خوشیاں بھی چاہیں۔ یہ ممکن نہیں۔ اگر وہ آنسو بہا کر دھیان سے تلاش کریں، تب بھی یہ ممکن نہیں۔ اگر تم نے دنیا کو چنا ہے تو دنیا کو لو، اور اگر تم مسیح کو چنتے ہو تو مصر کی دولت کو اپنی رسوائی کے لیے کچھ نہ سمجھو۔

خدا ان کلمات کو برکت دے اور ہم سب کو یسوع مسیح پر ایمان، نیک چیزوں کی تمنا دے، اور ہمیں بجائے کہ ہم ان تین نیک لوگوں کی طرح بے وقوفانہ راہوں پر نہ چلیں۔ اگر ہم نے ایسا کیا ہو تو وہ ہمیں توبہ کی راہ دکھائے، ہمارے اخلاق درست کرے، اور سب سے بڑھ کر ہمیں بے حیائی اور ناپاکی سے بجائے، جیسا کہ عیسو تھا، جس نے ایک ٹکڑے کھانے کے بدلے اپنا پیدائشی حق فروخت کیا۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپر جن  
پیدائش 29-1:27

آیات: 4-1

اور ہوا جب اسحاق بوڑھا ہوا اور اس کی آنکھیں مدھم ہو گئی تھیں، چنانچہ وہ اپنا بڑا بیٹا عیسو کو پکارا اور اس سے کہا، "میرے بیٹے!" اور وہ بولا، "ہاں، میں حاضر ہوں۔" اور اُس نے کہا، "اب دیکھ، میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور اپنی موت کا دن نہیں جانتا۔ اب تو تو براہ کرم لے جا اپنی بٹھپار، تیر کا دانہ اور کمان، اور میدان کو نکل جا، اور میرے لیے کچھ ہرن کا گوشت شکار کر لے۔ اور میرے لیے وہ لذیذ پکوان بنا جو مجھے پسند ہے، اور میرے پاس لے آ تاکہ میں کھاؤں، اور میرا دل تجھے موت سے پہلے برکت دے۔"

کتنا بڑا المیہ ہے کہ آنکھوں کی روشنی کھو جائے! ہم سے کہیں زیادہ، ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہماری نظر باقی ہے۔ اور ایک بڑے عالم نے خوب کہا ہے کہ "آج کل کے زمانے میں ہم مسیحیوں کو شیشہ چشمہ کے لیے خدا کا شکر کم ہی ادا کرتے سنتے ہیں۔"

ایک حکیم نے اس ایجاد کے ذریعے جو برکتیں اسے بڑھاپے میں ملی ہیں، ایک طویل مضمون لکھا ہے، اور ہم جو کمزور نظر کے باوجود کلام مقدس پڑھ سکتے ہیں، بہت شکر گزار ہیں۔ آخرکار، بینائی کھو دینا بڑا صدمہ ہے، مگر وہ لوگ جو اس حال میں ہیں، عظیم روحانی رہنماؤں کی صحبت میں ہیں۔ اور یہاں اسحاق کو دیکھیں، جو ایک بزرگ نبی تھا، جس کی آنکھیں اتنی مدھم ہو گئیں کہ وہ دیکھ نہ سکا۔ اُس کی روح پر شاید کوئی غم چھایا ہوا تھا، جو بہت شدید تھا، اور اس لئے وہ عیسو کو برکت دینا چاہتا تھا، حالانکہ خدا نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ برکت کبھی نہ پائے۔

آیات: 11-5

اور جب اسحاق نے اپنے بیٹے عیسو سے بات کی، تو رُخیکیع نے سنا۔ اور عیسو میدان کو شکار کرنے گیا تاکہ ہرن لے آئے۔ اور رُخیکیع نے یعقوب سے کہا، "دیکھ، میں نے تیرا باپ عیسو تیرا بھائی کو کہا سنا، 'میرے لیے ہرن لے آ اور لذیذ پکوان بنا تاکہ میں کھاؤں اور خدا کے سامنے مرنے سے پہلے تجھے برکت دوں۔' اب تو، میرے بیٹے، میری بات مانو جیسا میں تجھے حکم دیتی ہوں۔ اب جا بھیڑوں کے پاس اور وہاں سے دو نیک بکروں کے بچے لے آ، اور میں اُن سے تیرا باپ کے لیے وہ لذیذ کھانا بناؤں گی جو وہ پسند کرتا ہے۔ اور تو انہیں اپنے باپ کے پاس لے جا تاکہ وہ کھائے اور مرنے سے پہلے تجھے برکت دے۔"

"اور یعقوب نے اپنی ماں سے کہا، "دیکھ، میرا بھائی عیسو بالوں والا آدمی ہے، اور میں نرمی والا ہوں۔"

وہ اخلاقی اعتراض نہیں کرتا، صرف اس بات پر کہ یہ مشکل ہوگا اور پکڑے جانے کا خدشہ ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ کچھ لوگ جو خدا کی طرف رغبت اور ایمان رکھتے ہیں، ان کا اخلاقی شعور کس حد تک کمزور ہو سکتا ہے۔ اُن تاریک دنوں میں ہم اتنی روحانی کمالات کی توقع نہیں کر سکتے جو آج کے اُن لوگوں میں پائی جاتی ہے جن میں خدا کا روح مکمل طور پر ہے۔



#### آیات 12-15:

"میرے باپ شاید مجھے چھوئیں گے، اور میں اُن کے لیے دھوکہ باز لگوں گا؛ اور میرے اوپر لعنت آئے گی، برکت نہیں۔"

"اور اُس کی ماں نے کہا، "میری لعنت تجھ پر ہو، میرے بیٹے، بس میری بات مانو اور لے آ۔"

پھر وہ گیا اور لے آیا، اور رُخیکیع نے وہ لذیذ کھانا بنایا جو اسحاق کو پسند تھا۔

اور رُخیکیع نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کے اچھے کپڑے جو اُس کے پاس گھر میں تھے لے کر اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب پر پہنائے۔

اور عیسو، جو مکمل طور پر دنیا دار انسان تھا، بالکل ویسا ہی جیسا کہ اُس پاس کی دیگر خاندانوں کے بیٹے تھے، اپنی شان و شوکت کا خاص خیال رکھتا تھا۔ دنیا کے بندے کے لئے زیب دیتا ہے کہ وہ خوبصورت لباس پہن لے، اور یہ بات دنیا داروں میں اکثر مسیحیوں سے زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ عیسو کے پاس اس موقع کے لئے اچھے لباس موجود تھے، مگر یعقوب کے پاس نہ تھے۔ کاش خدا سے ڈرنے والے اپنے جسم و جان کی راستگی پر کم توجہ دیتے۔ سونا خرید سکتا ہے، مگر اس سے بھی بہتر زیورات ہیں—وہ زیورات جو پاکیزگی اور نیکی کے ہیں—کاش ہم سب انہیں اپنے پاس رکھتے۔

#### آیات 16-19:

اور اُس نے بکری کے بچوں کی کھالیں یعقوب کے ہاتھوں اور اس کی نرم گردن پر چڑھا دیں۔ اور جس لذیذ گوشت اور روٹی کو اُس نے تیار کیا تھا، اسے اپنے بیٹے یعقوب کے ہاتھ میں دے دیا۔ یعقوب اپنے باپ کے پاس گیا اور کہا، "میرے باپ!" اور اس نے کہا، "ہاں، میں ہوں، تو کون ہے، میرے بیٹے؟" یعقوب نے اپنے باپ سے کہا، "میں ہوں، عیسو، تیرا بڑا بیٹا۔"

یہ بات چاہے جتنی بھی وضاحت سے کہی جائے، ایک کھلا جھوٹ تھا، اور کسی بھی نظریے سے اس کی توجیہ نہیں کی جا سکتی۔ یعقوب کا یہ عمل ہمارے لیے بھی گناہ ہے، سوائے اس کے کہ شاید اسے کم روشنی ملی تھی، اور جو لوگ اس کے گرد تھے ان کی چالاکی نے اسے آسان کر دیا کہ وہ ضمیر پر کم بوجھ ڈال کر ایسا کرے۔

میں عیسو ہوں،" وہ کہتا ہے۔ یہ سب کتاب مقدس میں کیوں لکھا گیا؟ یہ ان مردوں کی شان کے لیے نہیں۔ نہیں! روح القدس انسان کی شان کے لیے نہیں لکھتا—وہ خدا کی رحمت کی جلال کے لیے لکھتا ہے۔ وہ آج کے مومنوں کے لیے نصیحت کے طور پر لکھتا ہے، تاکہ ہم ان مثالوں سے سیکھیں اور اچھے مردوں کی خامیوں سے بچ کر ہم اپنی منزل کی طرف بڑھیں۔

#### آیات 19-20:

میں نے وہ کیا جیسا تو نے مجھے حکم دیا: اب اٹھ، براہ کرم، بیٹھ اور میرے ہرن کا گوشت کھا تاکہ میری روح تجھے برکت دے۔"

"اور اسحاق نے اپنے بیٹے سے کہا، "کیسے اتنی جلدی ڈھونڈ لیا، میرے بیٹے؟"

"اور اس نے کہا، "کیونکہ خداوند تیرا خدا مجھے لے آیا۔"

یہاں اس نے خدا کا نام جھوٹ میں گھسیٹا، اور یہ اور بھی برا ہے۔

#### آیات 21-29:

اور اسحاق نے یعقوب سے کہا، "قرب آ، میرے بیٹے، تاکہ میں تجھے چھو کر دیکھوں کہ کیا تو واقعی میرا بیٹا عیسو ہے یا نہیں۔"

یعقوب اپنے باپ کے پاس گیا؛ اسحاق نے اسے چھوا اور کہا، "آواز یعقوب کی ہے، مگر ہاتھ عیسو کے ہاتھوں جیسے ہیں۔" اور وہ اسے نہ پہچان سکا کیونکہ اس کے ہاتھ اُس کے بھائی عیسو کی طرح بالدار تھے، چنانچہ اُس نے اسے برکت دی۔

"اور اس نے کہا، "کیا تو واقعی میرا بیٹا عیسو ہے؟"

"یعقوب نے کہا، "ہاں۔"

"اور اسحاق نے کہا، "قرب لا تاکہ میں اپنے بیٹے کا گوشت کھاؤں اور میری روح تجھے برکت دے۔"

یہ یعقوب نے گوشت اس کے پاس رکھا اور اس نے کھایا، اور شراب بھی دی گئی جسے اس نے پی لیا۔

"اور اسحاق نے کہا، "اب قریب آ اور مجھے بوسہ دے، میرے بیٹے۔"

یہ یعقوب قریب آیا اور اسے بوسہ دیا۔

اسحاق نے اس کے لباس کی خوشبو سونگھی اور اسے برکت دی اور کہا، "دیکھ، میرے بیٹے کی خوشبو اس میدان کی خوشبو کی مانند ہے جسے خدا نے برکت دی ہے۔ خدا تجھے آسمان کی اوس، زمین کی چربی، اور اناج و شراب کی فراوانی دے۔ لوگ تیری خدمت کریں اور قومیں تیری تعظیم کریں۔ تُو اپنے بھائیوں کا سردار ہوگا، اور تیری ماں کے بیٹے تجھ کو جھکیں گے۔ جو "کوئی تجھ پر لعنت کرے، وہ لعنت شدہ ہو، اور جو تجھے برکت دے، وہ برکت والا ہو۔"

یہ برکت اس نے اپنے ہاتھوں پر باندھ لی۔ وہ اسے واپس نہیں لے سکتا تھا، اور اگر لیتا تو لعنت اپنے ہی اوپر لاتا۔